ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جبتک وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے

الحکم

سنہ ۱۹۱۰ء ۶

جلد ۱۴

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

(قادیان دارالامان)

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے ... صہ

خواص سے ... عہ

ہندوستان سے باہر ... سے

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے صرف ... ۱۲ ؍

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیاں بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

اور اپنا حال معلوم ہوا۔ تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا

ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا۔ کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھ کر کون ہے جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملامتی فرقہ یہی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے۔ تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے۔ جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے یہ طریق جو ان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے

آریاؤں کا شکریہ

فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت کہاں ہے۔ آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا۔ الہام الٰہی کے قایل ہیں۔ کتاب الٰہی کے وجود کے قایل ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی اور حضرت مسیح موعود مغفور

اہلحدیث کی تازہ اشاعت میں الحکم کے ان مضامین پر مختصر سا ریمارک نکلا ہے۔ جو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع شدہ مضمون مسیح اور مہدی کے متعلق لکھا جا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی کامیابی اور ناکامی کی بحث آ پڑی تو مولوی بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ وہ ناکام فوت ہوئے۔ اس پر میں نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ ناکام و نامراد کون رہا۔ بٹالوی یا مہدی۔ الحکم میں نے واقعات حقہ کی بنا پر ظاہر کیا ہے کہ بٹالوی کو پوری ناکامی ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود بامراد اور شادکام اٹھے اسی طریق پر جو ماموریں کا ہوتا ہے۔ اگر اس بحث میں امرتسری منکر کو قبل از مرگ واویلا کرنیکی ضرورت نہ تھی۔ مگر اسلئے بٹالوی کی ناکامی کے داغ کو مٹانیکے لئے اس بحث کو درمیان لانا چاہا ہے۔ کہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم کیوں نہیں مرے اور اُن کے نہ مرنے کی وجہ سے معاذ اللہ حضرت ناکام ہیں۔

اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بتائیں کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد مسیلمہ کذاب کا زندہ رہنا اُن کے اصل مقصد میں کوئی روک تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو۔ کیا اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکامی ثابت ہوتی ہے؟ ایسا خیال کرنیوالا بھی میرے نزدیک تو کافر ہے اور سخت پاجی ہے۔ اسلئے کہ آنحضرت صلعم کی کامیابی کا مدار اس پر نہیں تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود مغفور کی کامیابی میں کسی منکر اور مکذب کا مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ رہنا روک نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر روک ہو تو ثابت یہ کرنا چاہئیے۔ کہ کیا آپ کے بعد سلسلہ کی ترقی ہوئی یا نہیں؟ اور کسی منکر کی زندگی دوسروں کے لئے موجب روک ہوئی یا نہیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ترقی ہوئی۔ اور کسی کی سن درازی موجب روک نہیں تو پھر یہ اعتراض سراسر لغو اور فضول ہے۔ کیونکہ بقول مولوی ثناء اللہ اصل مقصود ہدایت خلق اللہ ہے۔ پھر وہ ہو رہی ہے یا نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے اعتراضات سے کیا فائدہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب پہلے اس امر کا فیصلہ کریں (اگر انہیں شوق ہے) کہ بٹالوی کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بٹالوی نامرادی کی دلیل ہے یا نہیں۔ اسکے بعد اس کی اپنی زندگی کے سوال کا بھی فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ وہ ہمارے سلسلہ کی راہ میں روک ہے یا باغ احمد کے لئے وہ کھاد ہے؟

ریویو

ذوالفقار علی

یہ ایک نیا رسالہ ہے۔ جو میرے مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق کے پر زور قلم کا نتیجہ ہے۔ میر قاسم علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دیانندی زہریلے سانپ کی کچلیاں توڑنے کے لئے خاص قابلیت اور قوت عطا کی ہے۔ یہ رسالہ غلام حیدر مرتد مخنث آریہ (نمبر ۲) حال سیتہ دیو کے ٹریکٹ نغری حیدری کا دندان شکن جواب ہے اور میر صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ اسے لکھا ہے وہ انہیں کا حق ہے۔ شدھی کی شدھی جن لوگوں نے پڑھی ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ دشمن کے ہی مسلمات سے جواب دینے کا خاص مذاق میر صاحب کو ہے۔ اس رسالہ کے لاجواب ہونے کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اس کا جواب دینے پر تین سو روپیہ کا انعام ہے۔ اس قسم کے رسالے کثرت سے شایع ہونے ضروری ہیں اس لئے میر صاحب نے باوجودیکہ رسالہ مذکور ۴ جزو کا ہے اسکی قیمت صرف ۲ر رکھی ہے اور مفت تقسیم کرنیوالوں کے لئے سو جلدوں کی قیمت دس روپیہ مقرر کی ہے۔ صرف ایکہزار کاپی چھاپی گئی ہے اگر دس صاحب کرم اور صاحب جمعیت ہمت کریں تو اس کی ایک ہزار جلدیں ناگری میں شایع ہو سکتی ہیں۔ سید میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی کے پتہ سے منگواؤ +

قدیم ہندوستان کی تہذیب

یہ کتاب ترجمہ ہے ہندوستان کے مشہور فاضل مسٹر آر۔ سی۔ دت کی تاریخ سویلزیشن آف اینشینٹ انڈیا کا۔ اصل کتاب بوجہ اسکے قابل اور مشہور مصنف کے نہایت معتبر اور قابل قدر سمجھی گئی ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ فاضل مصنف نے واقعات کو اصلی رنگ میں جمع کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور اسکے مترجم مولوی ایسے ولایت احمد صاحب نے پوری قابلیت کیساتھ اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو کہ بلحاظ زبان کی سلاست اور ادبی خوبیوں کے قابل قدر ہے اور نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھاپا گیا ہے میں اس کتاب کے لئے سفارش کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو مذہبی دلچسپی رکھتے ہیں اور وہ آریا قوم کے حالات تہذیب سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسے ضرور پڑھیں۔ چونکہ یہ کتاب اول ہے۔ اور کتاب دوم کی اشاعت اس کی قدر دانی پر موقوف ہے اسلئے ضرورت ہے قدر شناس بزرگوں کی جو مترجم کی حوصلہ افزائی کریں مجھے کتاب کی قیمت نہیں معلوم ہو سکی تاہم منگوانیکے لئے مولوی محمد فدا علیخانصاحب سکرٹری ٹرانسلیٹنگ کمیٹی گھاٹ دروازہ لاہور کے نام درخواست کرنی چاہئیے +

جیسا کہ میں پیچھے بھی اقرار کر چکا ہوں اب امرت دھارا کے پلیگ کے متعلق سارٹیفکیٹ درج کئے جاتے ہیں

مراسلات

سوامی نتیانند سرسوتی

اُتّم بھارت سیوک از موضع بھیال ضلع الہ آباد تحریر فرماتے ہیں:- امرت کی دھارا واقعی پلیگ میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ میں نے ایک شخص کو مقام ممبرہ ہال میں پلیگ کے واسطے دی تھی ایشور کی کرپا سے پلیگ موذی کے پنجہ سے بچ گیا۔ اور یہاں بھی اس شیشی سے ۴ آدمی پلیگ کے بچائے ہیں۔ لہذا ۵ شیشی امرت کی دھارا اور ایک ڈبہ پلیگ کی دوائی کی فوراً بذریعہ وی پی روانہ فرماویں۔

بابو چندر پرکاش صاحب

ایاست ساہن پور ضلع بجنور سے تحریر فرماتے ہیں۔ آجکل جہاں کہیں گلٹی یا تکلیف درد معلوم ہوتی پلیگ کا شبہ ہو جاتا ہے اب تک ایسے ایسے مریضوں پر برقی فائدہ ہوا۔ امرت کی دھارا میں خاص صفت ہے کہ خواہ گردن کے پاس گلٹی ہو یا کنج ران میں ورم ہو یا چوٹ اور دوسری بھینسی مشابہ گلٹی پلیگ ہر صورت میں حیرت انگیز نفع بخشتی ہے کسی صورت میں تشخیص مرض کی ضرورت خاص نہیں ہوتی۔ چونکہ اور دنیا کی کسی دوا خصوصاً اشتہاری دوا میں آج تک نہیں دیکھا گیا سچ تو یوں ہے کہ تمام ادویہ کا شہنشاہ اور اسم با مسمّیٰ ہے اس سے زیادہ تعریف کو نہ کاغذ میں جگہ ہے نہ وقت کی فرصت اور ختم ہونے کو ہے۔

لالہ ٹیکا رام صاحب

موضع مٹور ضلع میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ نمستے۔ آپ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے ایسی موذی مرض کی گویا موت سے بچنے والی دوائی تیار کی اور خلق خدا کو نفع پہنچایا۔ گلٹی امرت کی دھارا کا میں نے تجربہ حاصل کیا فی صدی ۹۰ راضی ہوئے اور دیگر جگہ کی دوائیوں کا فیصدی ۵ کا بھی فائدہ نہیں ہے۔ دوائی کی ایسی شہرت ہوئی کہ قرب و جوار کے آدمی میرے پاس دوائی لینے کے لئے آئے اور انہوں نے فائدہ حاصل کیا۔

جناب شیو کار پرشاد صاحب

ٹھیکیدار آبکاری تحصیل کشن گڑھ ریاست الور سے تحریر فرماتے ہیں بعد پا لاگن کے دست بستہ عرض ہے کہ کمترین نے ایک شیشی امرت کی دھارا یہاں سے منگائی تھی۔ مریضان پلیگ کو مفت تقسیم کی بہت سے مریضان کو فائدہ ہوا جس سے وہ آنجناب کو نیز امرت کی دھارا کو صدق دل سے دعا دیتے ہیں۔ اس لئے عرض ہے طاعون حفظ ماتقدم و علاج کے واسطے ۱۰ عدد شیشی امرت کی دھارا بذریعہ وی پی جلد بھیجئے کیونکہ مخلوق خدا سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ دیر ہونے سے لوگوں کے دل ٹوٹ جاویں گے۔

بابو منوہر رام صاحب سب انسپکٹر

تھانہ حویلی ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں معروض آنکہ جو شیشی آپ سے منگوائی گئی تھی ایک طاعون کے مریض پر استعمال کی گئی خدا کے فضل سے وہ صحتیاب ہو گیا ہے اب آپ ایک اور دو شیشی امرت دھارا معہ رسالہ آب حیات و فہرست کارخانہ و پرچہ ترکیب استعمال بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔

لالہ دوارکا پرشاد صاحب

ٹھیکیدار مسکرات تحصیل کشن گڑھ ریاست الور سے تحریر فرماتے ہیں:- یہاں پر پلیگ نے اودھم مچا رکھا ہے جس سے ایک محشر بپا ہو رہا ہے شیشی مطلوبہ پارسل ۲۳ مرسلہ جناب کے الاختتام ہو گئی یہاں پر مقررہ دوائیاں یعنی دیگر ادویہ کوئی مفید نہیں ہیں کمترین نے مرض پلیگ پر اس طرح کیا کہ دس قطرے امرت کی دھارا کے گلٹی پر مالش کر کے بعدہ اس پر روئی گرم کر کے باندھ دی اور سیکو پانی میں دو بوند ڈال کر پلا دی اور جو باہر مضافات کے آدمی آئے ان کو ایک بتاشہ میں ۲ قطرے ڈال کر دے دیا اور کہہ دیا کہ بتاشہ کھلا کر پانی پلا دینا اب تک میرے پاس ۲۰ مریض پلیگ کے اور مریض دستوں کے کہ جن کا یہ حال تھا کہ پیٹ میں تمام پانی ہو گیا تھا اور ایک گھنٹہ میں ۲۰-۲۵ دست آتے تھے آئے مریضان دستوں کو تو حسب طریق مذکورہ بالا بالکل آرام ہو گیا اور مریضان پلیگ میں سے صرف ۳ کو آرام نہیں ہوا باقی تمام کو آرام آ گیا اور آٹھ روز میں صرف ۱۰ مریضان میں سے ۳ کو آرام آیا۔

بابو جیوتی پرشاد صاحب

لائبریرین ریلوے انسٹیٹیوٹ لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں ہر حالت میں تیر بہدف پایا۔ علاوہ مختلف امراض کے تین پلیگ کیس جو اس شیشی کے ختم ہونے تک میرے پاس آئے پرماتما کے فضل سے اچھے ہو گئے خلاصہ یہ کہ اس دوائی کو جہاں تک تعریف کیجاوے کم ہے عیالدار شخص کو اسکی ایک شیشی ہر وقت گھر میں رکھنی چاہئے۔

حکیم شہاب الدین صاحب

معرفت ڈاکٹر شاہ ڈاک خانہ خانقاہ ضلع گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:- جناب پنڈت جی صاحب دام اقبالہٗ۔ ایک شخص پلیگ کی بیماری میں قریب المرگ تھا میں نے امرت کی دھارا ۲ بوند عرق گلاب میں پلا دیا۔ فوراً پسینہ آنا شروع ہو گیا اور بخار کو سوں بھاگ گیا ایک گھنٹہ کے بعد پھر ویسے ہی پلا دیا۔ اس وقت مریض صحتیاب ہوا اسیطرح اور مریضوں پر آزمایا۔

خط و کتابت و تار کا پتہ **امرت دھارا لاہور** لکھنا کافی ہے

پنڈت نتھا و دت صاحب

مراد حام پور سے لکھتے ہیں مہربان جی۔ دس شیشی امرت کی دھارا برائے مہربانی اور بھیجدیں زیادہ کیا لکھوں آپکی امرت دھارا نے بہت ہی آرام کیا ہے۔ طاعون بہت زور کا ہے اسواسطے آپنے دیر نہ کرنا۔

راج نرائن صاحب

مختار از کوٹ دیا کشن چک نمبر ۲۳۹ ضلع لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں:- مہاشے پنڈت ٹھاکر دت جی نمستے میں نے ماہ مئی و جون ۱۹۰۶ء میں تقریباً آپکے یہاں سے ملکات آدھ کی میں امرت کی دھارا کی ۱۰ شیشیاں منگا کر مریضان پلیگ کو بموجب ہدایت مفت تقسیم کی ہیں جو شمار میں ۲۰ تھے ان میں سے صرف تین مریض فوت ہوئے۔ باقی سب ایشور کی کرپا سے شفایاب ہو گئے۔

منگل سنگھ صاحب

پٹواری قانون گوئی ساتروڑ ضلع حصار:- امرت کی دھارا ۲ شیشیاں جناب سے جون میں منگایا تھا جو کہ ختم ہونیوالی ہیں اس امرت سے پلیگ کے ۱۰-۱۲ آدمیوں سے ۸ آدمی بچے اور تین تین گھنٹہ کے بعد صرف مصری پر ڈال کر ۳ بوند دی گئی۔

رحمت علی صاحب

چودھری حلقہ گوجر کترالہ ڈاکخانہ بکریاں ضلع ہوشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں:- جناب پنڈت صاحب زاد عنایتہٗ تسلیم عرض ہے کہ بندہ نے تین شیشیاں امرت کی دھارا کی جناب سے منگوائیں اور مریضان پلیگ دارُوہ وغیرہ پر مفت لوگوں میں تقسیم کیں جس سے لوگوں کو بہت ہی فائدہ ہوا۔ جس جس کو پلیگ کی دوائی کھلائی اور گلٹی پر لگائی گئی۔ بالکل شفا ہو گئی۔

بابو نانک چند صاحب

اوورسیر کمیٹی تحریر فرماتے ہیں شریمان پنڈت صاحب جی۔ ایک گاؤں میں جہاں زیادہ پلیگ تھا اتفاق سے دورہ کرتا ہوا میں بھی وہاں پہنچ گیا وہ لوگ سب باہر ہی جھونپڑیوں میں پڑے تھے وہاں کے مالگذار کی لڑکی بھی اسی مرض پلیگ میں مبتلا ہوئی تھی میرے پاس امرت کی دھارا تھی میں نے وہ شیشی ہی مالگذار صاحب کو دیدی اور ان سے کہا کہ گو اسمیں اب تھوڑی دوائی رہ گئی ہے مگر آپ اسکو ضرور آزمائیے ترکیب استعمال میں نے بتا دیا تیسرے دن مالگذار صاحب کا خط ملا کہ مہربانی کر کے مجھے فوراً دو شیشی اور بھجوا دیجئے اس سے میری لڑکی کو آرام آ گیا اور اسمیں سے جو تھوڑی سی بچی تھی اس سے ایک دوسرے بیمار کو بھی فوراً آرام ہو گیا۔

بابو نند گوپال صاحب

تحصیلدار بند و بست لکھتے ہیں:- جناب پنڈت صاحب طاعون موذی نے ابھی تک ہمارے گاؤں کا پیچھا نہیں چھوڑا اسلئے عرض ہے کہ ۲ درجن شیشی اور بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل میرے نام بھیجدیں دیر نہ کریں۔

قوانین حفظ صحت کا عام اشاعت کے لئے ضروری ہے اخبار دیش اپکار لاہور اس کام کا واسطہ بہتر ہے۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آجکل ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک ہی مجاہد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد و بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کی سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپیہ کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری یوم کی آمدنی ۸۰۳ روپیہ تصدیق کرتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو سکے اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے۔ کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجرب اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا۔

سنئے! روح حیات کیا چیز ہے روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والوں کو آسان ہے کیا آپ نے نہیں سُنا کہ جناب ڈاکٹر پی۔ این صاحب بہادر میڈیکل سروس شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہٗ اور گورنمنٹ انگلیشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بینظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ہڈیوں کے گودے فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق وچوبند کر کے ہر ایک انسان کو ایسا صحیح اور تندرست بنا دیتا ہے کہ حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی لیکے تو بھی پیٹ کر بے آب ہو جاویں ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لیکچراروں معزز عہدہ داروں سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ ۸۰۳ روپے کی تین دن کی بکری پر کون ہے جو نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات انسان کی دوبارہ زندگی کیلئے لاثانی دوا نہیں ہے بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکو لئے روح حیات تریاق کامل و تیر بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت کا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو ٹرانا شروع کر دیتی ہے چہرہ میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے دیگر امراضات جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکو دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ جریان۔ سرعت رقت۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنپر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ اور جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب ہمت بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی ۱۲/ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے ہمارا روغن دافع سستی ہے پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت کو از سرنو بحال کرتا ہے بالکل گئے گذرے مریضوں نامردوں کو پورا مرد بناتا ہے قیمت فی شیشی للعہ

یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر۔ کیمیاگر۔ پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کرو۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر۔ ایس کے۔ برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار۔ اور طحال کی دوا

یہ دوا پچیس برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایکمرتبہ ضرور منگوا کر آزمائش کیجئے۔ اس دوا میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اسلئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اس کی خرابیوں کو مٹاتی ہے اور تلی کو گلاتی ہے۔ قیمت فی شیشی چودہ آنہ (۱۴) محصولڈاک ۶/ دو شیشی تک ۸/
قیمت چھوٹی شیشی آٹھ آنہ (۸/) محصولڈاک (۵) دو شیشی تک ۶/

داد کا مجرّب مرہم

ایکمرتبہ کے لگانیسے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانیسے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے۔
قیمت فی ڈبیہ چار آنہ ۴/ محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵/

المشتہر: ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۹۰۔ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ۔

سچائی کا جھنڈا

آجکل اشتہاروں کی گرم بازاری مضمون کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ وزاری وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا ہے ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں دل بازار پھر منگواؤ بھلا اسمیں بھی کچھ دھوکا ہو سکتا ہے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہو رہی ہے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چندروزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً دفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہے ہمارا کام یہ تھا کہ لکھ دیں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس عہ
طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعضے اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارا اس طلا طلسمی سے فائدہ اُٹھائیں اور معجون طلسمی کے ہمراہ انشاء اللہ وہ سکو پائیں قیمت ۲ ماشہ ۱۲ سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا۔ اور قوت بصارت کو بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸/ سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴/ المشتہر حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی۔

انوار احمدی پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

اُس تحریک کو سُست نہ ہونے دو

پچھلے دنوں جو تحریک کسی گریجویٹ کو ولایت بھیجے جانے کے متعلق کی گئی تھی - اس لئے اس ہفتہ صرف ایک بھائی کا خط آیا ہے کہ وہ اس کے اخراجات سفر کی مد میں پانچ روپیہ اور اخراجات ماہواری کے سلسلہ میں ایک روپیہ دیں گے - یہ مخلص بھائی کوئی بڑے دولتمند اور صاحب جاہ ضرور ہیں - یعنی حکیم صالح محمد صاحب ساکن سانگلہ - اس تحریک میں اس وقت تک بہت سا چندہ لکھا جانا چاہئے تھا - مگر نہیں معلوم کیوں سُستی سے کام لیا جاتا ہے ؟ یہ تحریک انشاء اللہ العزیز ایک بابرکت اور مُفید تحریک ہے - اور مجھے یقین ہے کہ اس میں ضرور کامیابی ہو گی -

مختلف مقامات کی انجمنیں جن کی تعداد ایک سَو سے اوپر ہے - اور اگر دو روپیہ ماہوار اور پانچ روپیہ یک مشت اس چندہ میں دیں تو بھی یہ مطلوبہ رقم پوری ہو سکتی ہے - بہر حال مجھے اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے - اس تجویز کی اہمیت پر میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا ہے - اب سرپرستان الحکم کا فرض ہے - کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں - بابرکت کرنا اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے - اگر اس تحریک کو بامراد بنانے میں سُستی ہوئی - تو سمجھ لیا جاویگا کہ **ولایتی وفد** کا سوال ابھی بہت عرصہ کے بعد جاکر شاید حل ہو سکے - سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے کہ ایک گریجویٹ سردست ولایت میں بھیجا جاوے - جو کسی شعبہ میں تعلیم پاوے - اور ساتھ ہی سلسلہ کی ایجنسی کا کام دے - لوگوں کو ملنے جُلنے سے سلسلہ کے متعلق صحیح علم پھیلایا جا سکتا ہے اور وہاں کام کرنے کے طریقوں سے واقفیت پیدا ہو سکتی ہے -

غرض بہت سے فوائد مدنظر ہیں - پس احباب توجہ کریں - اور اس ضرورت کو پورا کریں - وہ پھر یاد رکھیں کہ سفر خرچ کے لئے سات سو روپیہ کے قریب اور ماہواری اخراجات کے لئے دو سو روپیہ کے قریب درکار ہیں - پس ماہوار اور یک مُشت چندے ہونے چاہئیں -

حادثات مُنہ پھیلائے ہوئے ہیں

آخری زمانہ کے آثار اور علامات میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب پورا ہو رہا ہے - حضرت مسیح موعود مغفور پر اللہ تعالےٰ نے آئیوالے حادثات اور واقعات کا جو علم منکشف کیا تھا - ان واقعات کا ظہور بھی - دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے **خطرناک سیلاب** کی پیشگوئی مختلف مقامات پر پوری ہو چکی ہے - اور معلوم نہیں ابھی اسکا دامن کسقدر وسیع ہے - جاپان جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں حیرتناک ترقی کر کے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا تھا - ایک خطرناک طوفان کا نشانہ ہوا ہے - یہ طوفان سیلاب کے رنگ میں آیا ہے اور اُس نے ٹوکیو کو برباد کر دیا ہے - ۱۱ - ۱۲ - آدمی مر چکے ہیں یا مفقود الخبر ہیں - اور ہزاروں بے خانمان پھر رہے ہیں بھوک کی آفت اور مصیبت مریز سے براں ہے - کروڑوں روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے +

تفصیلی حالات آئندہ لکھے جائیں گے - انشاء اللہ تعالیٰ اس قسم کے واقعات کیا بتاتے ہیں ؟ یہی کہ دنیا کا دَور آخر ہے - اور خدا تعالیٰ کی فوق الفوق ہستی اپنی قہری تجلیوں سے مادہ پرست قوموں کو اپنا چہرہ دکھانا چاہتی ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں دہریت اور مادہ پرستی کا راج ہو رہا ہے اسباب کے گرویدہ لوگوں نے خدا تعالیٰ کا اقرار کرنا ایک لغو حرکت سمجھ رکھا ہے - مگر وقت آرہا ہے کہ مشرقی اور مغربی قوموں کو نیاز مندی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا پڑیگا - کیونکہ واقعات بتا رہے ہیں - کہ انکے اپنے مجوزہ اسباب انہیں ان حادثات سے نہیں بچا سکتے - جو اپنا مُنہ پھیلائے ہوئے قہری تجلی کا ثبوت دے رہے ہیں - اللہ تعالیٰ رحم کرے - آمین -

یہ نشانات آیات ہیں جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے کی سچائی کے گواہ ہیں - مبارک وہ جو انسے فائدہ اُٹھائیں -

لنڈن ٹائمز کی خطرناک غلطی کا اظہار

ولائیت کے مشہور و معروف اخبار لنڈن ٹائمز کے کارخانہ سے پچیس ۲۵ جلدوں کی ایک تاریخ شایع کی ہے اسے شایع ہوئے تین سال ہو چکے - سینکڑوں نہیں ہزاروں نے اُسے پڑھا ہوگا - جن میں مسلمانوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں - مگر نہایت ہی افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے متعلق جو غلط فہمی اس کتاب کے ذریعہ پھیلائی گئی ہے - اس کے دور کرنے کی طرف کسی کو توجہ نہیں ہوئی اور کسی غیور مسلمان کو حوصلہ نہ ہوا کہ وہ اسکی بیہودگی سے پبلک کو آگاہ کرتا - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی حس اور حرارت کیسی سرد ہو رہی ہے - یا وہ کم از کم اپنے مذہب سے کسقدر ناواقف ہیں - میں جانتا ہوں کہ پڑھنے والوں نے محض اس وجہ سے کہ **لنڈن ٹائمز** کا دفتر ایسی زبردست کتاب شایع کرتا ہے - خیال بھی نہیں کیا ہوگا - کہ اس نے فی الواقعہ کوئی غلطی بھی کی ہے - بہر حال حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد نے اس کتاب کو پڑھا تو آپ نے اس کی پردہ دری کے لئے قلم اُٹھایا اور اپنے رسالہ میں **تعصب کے پردہ کے عنوان** سے ایک مضمون شایع کیا ہے یہ مضمون جس قابلیت سے لکھا گیا ہے - وہ حضرت صاحبزادہ ہی کا حق ہے -

اس مضمون کی عام اشاعت کی ضرورت ہے اور مسلمان اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو اپنے اخبارات میں شایع کریں اور انگریزی اخبارات اسے ترجمہ کر کے چھاپ دیں - اس قسم کے مضامین کی عام اشاعت کی ضرورت ہے میرا خیال ہے کہ کوئی مسلمان اخبار ایسا نہ ہوگا - جو اسے اپنے جریدہ میں شایع نہ کریگا اور اگر انہوں نے **خاموشی** اختیار کی تو نہایت افسوس کے ساتھ مذہبی **بیغیرتی** کا داغ اُن کے ماتھے پر لگیگا - ایڈیٹر - (صفحہ ۸ شروع سے مطالعہ فرماویں)

تعصب کا پردہ

پچھلا کالم صفحہ ۳ ضرور ملاحظہ فرمائیں

افراط تفریط کے نتائج ہمیشہ برے ہوتے ہیں۔ ہر ایک بات موقعہ پر ہی اچھی لگتی ہے۔ نمک و مرچ تک جن کے بغیر ہم باشندگان ہند کھانا ہی نہیں کھا سکتے اگر حد سے بڑھیں تو طعام کا لطف ہی جاتا رہتا ہے۔ ہڈی جو انسان کا اپنا حصہ ہے اگر زیادہ ہو جائے تو ڈاکٹر کو کچھ روپیہ دیکر نکلوا دیجاتی ہے۔ بات اگر بڑھ جائے تو اس کے نتیجے سب جانتے ہی ہیں۔ زبان و قلم سے انسان دنیا میں عزت بھی دیکھتا ہے۔ مگر یہی اس کے سولی پر چڑھانے کے باعث بھی ہو جاتے ہیں۔ یورپین مورخین نے حاطب اللیل کی طرح مختلف نشانات سے جو تاریخی واقعات اخذ کرنے شروع کئے تو اس میں ایسی ایسی ٹھوکریں بھی کھائی ہیں جو کسی طرح نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔ پچھلے دنوں میں جو ایک خطرناک غلطی کی گئی ہے۔ وہ صرف جہالت کی وجہ سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے پردہ میں تعصب بھی جھلک مارتا ہوا دکھائی دیتا ہے ؎

لنڈن کا اخبار ٹائمز ایسا مشہور ہے کہ اکثر اخبار خوان اس کے نام سے واقف ہوں گے۔ اس نے ۱۹۰۷ء میں ایک تاریخ پچیس جلدوں میں چھاپ کر شایع کی ہے۔ جسے اس وقت کے مشہور یورپین مورخین نے لکھا ہے۔ اور کل پچھلی مستند کتب سے اس کے لیے ذخیرہ مہیا کیا گیا ہے اور بڑے بڑے علماء کے تحت اس کی اشاعت ہوئی ہے اور چونکہ کل دنیا کی تاریخ ہے۔ اس لئے سو ڈیڑھ سو صفحہ اسلام کے حالات کے لئے بھی وقف کیا گیا ہے۔ مگر میں نے جہانتک اسے دیکھا ہے کوئی موقعہ خالی نہیں جانے دیا گیا۔ کہ جہاں نیش زنی نہ کی گئی ہو۔ سیدھی باتوں کو ٹیڑھا کر کے دکھایا گیا ہے۔ مگر یہ سب الزام تو اتنا کہنے سے حل ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نے اپنی تحقیقات میں یہی واقعات صحیح پائے ہیں مگر چند باتیں ایسی ہیں کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان کے متعلق کوئی معقول جواب پیش کیا جا سکے۔

قرآن شریف کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جو ویدوں کیطرح تاریکی میں پڑی ہوئی ہو۔ جس کے جاننے والے دنیا کے ہر ملک میں نہ مل سکتے ہو۔ اور جس کا پڑھنا اور پڑھوانا مشکلات سے ہو۔ نہ یہ بائبل کیطرح مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر اپنی اصل سے دور جا پڑی ہے۔ کہ جس کے لئے یونان اور روم کے قدیم کتب خانوں کی تلاش کرنی پڑے نہ زردشتیوں اور بدھوں کی کتب کی طرح سکندر رومی اور تنکر اچارج کی دست برد میں آچکی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں حافظ ہر زمانہ اور ہر ملک میں موجود رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس ظلمت کے زمانہ میں بھی موجود ہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں کاپیاں اسکی شایع ہو چکی ہیں۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ ایشیا اور افریقہ ہی نہیں خود سینٹ پیٹرزبرگ اور پیرس کے چھپے ہوئے قرآن مجید ملسکتے ہیں۔ اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھ جاؤ اور ہر زمانہ کے نسخوں کا آپس میں مقابلہ کرو تو ان میں ایک لفظ کا فرق نہیں پایا جائیگا۔ پھر ایسی مشہور اور معروف اور سہولت سے دستیاب ہونیوالی کتاب کا حوالہ اگر کوئی غلط دے تو سوائے اس کے کہ اس کے ایسے فعل کو تعصب کیطرف منسوب کیا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے آٹھویں والیوم میں صفحہ ۲۶۳ پر اسلام کے متعلق مضمون لکھنے والا (اسکا نام نہیں معلوم ہو سکا) ایک عربی عبارت نقل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قرآن شریف کے ایک پرانے نسخہ سے نقل کی گئی ہے۔ اور عبارت یہ ہے:۔

وَلَنْ یَفُوْتَ الْغِنیٰ مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ اِنَّ الْحَیَا
وَجُزْ مُنْتَقِلًا لَوْخَفَّ طَفَّ مُوَکَّلٌ بِمُنْقُوْلٍ۔

اس کی دوسری لائن تو اچھی طرح پڑھی نہیں جاتی مگر پہلی سطر قصیدہ بردہ کے ایک شعر کا ایک حصہ ہے جو کہ علامہ بوصیری نے رسول اللہؐ کی تعریف میں آپ کی وفات کے کئی سو سال بعد کہا ہے اور وہ پورا شعر یہ ہے[۱]

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنیٰ مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاَکَمِ

جو اس شعر کا نشان شدہ حصہ ہے۔ جو یہ عالم مؤرخ بیچ کچھ اور زیادتی کے قرآن شریف کے نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور لطیفہ یہ ہے۔ کہ عبارت جو نقل کی گئی ہے وہ بھی پوری نہیں۔ ایک حصہ تو علامہ بوصیری کے شعر کا لے لیا ہے اور ایک حصہ کسی اور کتاب کا اور دو ٹکڑے اس خوبی سے ملائے ہیں کہ ان کے معنے بھی کچھ نہیں بن سکتے۔ کیونکہ پہلی سطر میں جو انّ الحیا۔ آیا ہے۔ اسکے معنے ہیں "تحقیق بارش" اور آگے اس کی خبر نہیں آئی۔ کہ بارش کو کیا ہو گیا۔ یا وہ کیا کرتی ہے کہ جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ راقم مضمون اوّل درجہ کے متعصب ہیں کہ ان کو اتنا خیال نہیں آیا کہ ایک عظیم الشان مذہب کے متعلق کچھ لکھنے لگا ہوں۔ کچھ تحقیقات ہی کر لوں اور قرآن شریف کے کسی نسخہ سے یہ عبارت ملا تو لوں کہ واقعی یہ اس میں ہے بھی کہ نہیں۔ کیونکہ کسی مذہب کے متعلق صحیح حوالجات دینے میں بھی چند دقتیں ہو سکتی ہیں۔ کہ

ایک۔ تو وہ مذہب ایسا گمنام اور غیر معروف ہو کہ اس کے پیروؤں کا ملنا یا ان کی کتابوں کی صحیح کیفیت کا دریافت کرنا ایک مشکل بلکہ ناممکن امر ہو جائے مگر اسلام اس مد میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو شروع سے لیکر آجتک کے اپنے مخالفوں کی نظروں میں کھٹکتا رہا ہے اور اگر کسی مذہب سے اسپات کا خوف کیا گیا ہے کہ اس کی تعلیم پھیلی تو یہ اپنی سادگی اور سچائی کی وجہ سے کل مذاہب عالم کو نیست کر دے گا۔ تو وہ یہی ایک مذہب ہے۔ کہ جسکی وجہ سے تمام مذاہب کا وار ہمیشہ اسپر چلتا رہا ہے اور تیرہ سو برس سے آجکل یہ کل فرقہائے باطلہ کا ہدف بنا رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے کوئی ملک نہیں کہ جس میں مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔ اور خصوصًا ان ...

[۱] معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے ایڈیٹر کو بھی یہ قصیدہ ہاتھ آگیا ہے اور آپ بوجہ اعلی کر

قریباً یوروپ کے ہر ملک میں مساجدیں تیار ہوگئی ہیں - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ممالک میں نہ صرف ایک دو آدمی بلکہ جماعتوں کی جماعتیں رہتی ہیں - اور وہ اپنے مذہبی معاملات میں دلچسپی رکھنے والی ہیں - کیونکہ اگر وہ اس قدر ناواقف ہوتیں تو ہزاروں اور لاکھوں کے خرچ سے مساجد کیوں تیار کی جاتیں خود انگلینڈ میں لیورپول میں ایک عظیم الشان مسجد ہے اور قرآن شریف تو اسقدر کثرت سے مسلمانوں کو یاد ہے کہ جو لوگ مغز اسلام سے ناواقف ہیں وہ بھی قرآن شریف کی کچھ نہ کچھ عبارت یاد رکھتے ہیں - تو ایسی صورت میں جبکہ مسلمان ہر ایک علاقہ میں اور ملک کے ہر گوشہ میں موجود ہیں - پھر قرآن شریف کی آیات کے متعلق تحقیقات کرنے میں کیا مشکلات پیش آسکتی ہیں -

۲ - یہ مشکل ہوتی ہے کہ وہ مذہب تو مشہور ہو اور اس کے پیرو بھی بہت کثرت سے ہوں مگر وہ کتاب جس کی طرف وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہوں قریباً معدوم ہو - اور اس کا ملنا بہت دشوار ہو اور وقت طلب ہو - اور بہت کچھ عرق ریزی کرنیکے بعد اس کا پتہ مل سکتا ہو - تو اس صورت میں سُنی سنائی بات پر بھی انسان کچھ لکھ سکتا ہے - اور اس کو حوالہ کے طور پر استعمال کر سکتا ہے گو کہ یہ حوالہ اسوقت تک قابل اعتبار نہ ہوگا - جب تک کہ اس کی نسبت کوشش کر کے اس کی سچائی دریافت نہ کر لی جائے جیسے کہ وید ہیں - کہ خود بڑے بڑے عالم ہندوؤں تک نے اُن کو پڑھنا تو الگ دیکھا تک بھی نہیں - یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ خود پنڈت دیانند صاحب نے سنسکرت میں چاروں وید نہیں پڑھے تھے - واللہ اعلم بالصواب پس اگر کوئی وید کا حوالہ دینا چاہے تو وہ بھی سنسکرت میں اور اس کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہوں تو مجبوراً اسے دوسرے لوگوں کی تحقیقات پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا - مگر قرآن شریف کی نسبت تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ اس کے لاکھوں کروڑوں نسخے میں موجود ہیں + اور خود یورپ میں کئی دفعہ چھپ چکا ہے -

۳ - یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کتاب ہے بھی عام اور اس کے پیرو بھی کثرت سے ہیں - مگر اس کے نسخوں میں بڑا اختلاف ہے - اور ایک نسخہ دوسرے نسخے سے نہیں ملتا - تو اس صورت میں یہ عذر کیا جا سکتا ہے کہ ہمنے ایک اور نسخہ سے حوالہ دیا ہے - مگر قرآن شریف کے متعلق یہ عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ اسکے لاکھوں کروڑوں نسخوں میں ایک لفظ کا بھی فرق نہیں بتلایا جا سکتا - اور کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے بیشمار نسخوں میں اختلاف دکھا سکے -

۴ - یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کتاب ایسی زبان میں ہے کہ اس کے بولنے والے اور سمجھنے والے اب مل نہیں سکتے اور اگر ملتے بھی ہیں تو وہ بھی مثل عنقا مثلاً آئس لینڈ کی پرانی زبانیں یا فنلینڈ کا پرانا لٹریچر یا قبطیوں کی بہت پرانی زمانہ کی تحریرات ان کے حوالجات میں اگر کوئی غلطی ہو تو قابل معافی ہو مگر قرآن شریف جس زبان میں ہے اس کے بولنے والے اسوقت کروڑوں کی تعداد میں مل سکتے ہیں اور ہر ایک ملک میں مل سکتے ہیں - اور جو بتا سکتے ہیں کہ یہ قرآن شریف کی عبارت ہے اور یہ کسی اور کتاب کی سو اس موقعہ پر یہ عذر بھی نہیں ہو سکتا کہ راقم مضمون کے لئے اس زبان کی تحقیقات میں بھی بڑی بڑی مشکلات تھیں -

۵ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کتاب ایسے زمانہ میں لکھی جائے کہ اس وقت امن نہ ہو یا خط و کتابت کے ذرائع میں دقتیں ہوں یا سفر میں مشکلات ہوں یا ان قوموں کے آپس میں تعلقات نہ ہوں - مگر یہ سب باتیں آجکل نہیں ہیں امن ایسا ہے کہ کبھی نہ ہوا تھا - خط و کتابت کے ذرائع ایسے ہیں - کہ ایک آنہ کے لفافہ میں ہزاروں کوس سے مشورہ طلب ہو سکتا ہے - سفر میں وہ سہولتیں ہیں - کہ مہینوں کا راستہ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے - خود مسیحی گورنمنٹوں کے ماتحت مسلمان بستے ہیں - جس سے تعلقات کا پتہ خوب لگ سکتا ہے !

پس کوئی صورت بھی ایسی نہیں کہ جس میں اس عالم مورخ کو معذور قرار دیا جا سکے - مسلمان اس جگہ موجود ہیں - قرآن شریف کی لاکھوں کاپیاں موجود ہیں - اور خود یوروپ میں چھپ چکی ہیں - پھر اس کے نسخوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے - پھر یہ کسی ایسی زبان میں نہیں ہے جو اس زمانہ میں بولی نہ جاتی ہو - اور جسکے جاننے والے مشکل سے دستیاب ہوتے ہوں - پھر یہ تاریخ ایسے زمانہ میں نہیں لکھی گئی کہ جو تحقیقات میں مشکلات پیدا کرتا ہو - نہ یہ جہالت کے زمانہ میں لکھی گئی ہے - پس سوائے اس کے اور کچھ وجہ نہیں معلوم ہوتی - کہ مذہبی تعصب کے جوش میں قرآن شریف کا سقم بتانیکے لئے جو عبارت سامنے آئی - اسی کو اس کی طرف منسوب کر دیا -

دوسری بات جو اس حوالہ سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے - کہ راقم مضمون عربی زبان سے محض ناواقف ہیں - کیونکہ جو عبارت آپ نے نقل کی ہے - اس کا مطلب بھی کچھ نہیں بنتا - جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں ان الحیا میں اسم انّ تو ہے اور اس کی خبر ہے ہی نہیں - جس سے کچھ معانی معلوم ہو سکیں اور کہیں کی اینٹ کہیں کے روڑے سے یہ عجیب عمارت بنا کر آپ نے کھڑی کر دی ہے اور اگر اس عبارت میں ایک ایسے شاعر کا مصرعہ نہ ہوتا - جو کہ رسول اللہ کے خدام میں سے آپ کی کئی سو سال بعد ہوا ہے - اور عربی کی ناواقفیت کی وجہ سے کہیں کی عبارت کہیں نہ ملائی ہوئی ہوتی - تو کوئی تعجب نہیں کہ کچھ مدت کے بعد مسیحی پادری اور آریہ مہاشے شور مچا دیتے کہ دیکھو قرآن شریف میں تحریف ہو چکی ہے جیسے کہ ایک پرانے نسخہ سے ثابت ہوتا ہے - مگر لا یفلح الساحر حیث اتیٰ

۱؎ چونکہ دوسری سطر پڑھی نہیں جاتی اسلئے پہلی سطر سے ہی اندازہ کیا جاتا ہے جو اصل کتاب میں انّ کی خبر ہے وہ اس جگہ درج نہیں ہے -

جو کچھ میں نے لکھا ہے اس سے عقلمند لوگوں پر یہ کھل ہی گیا ہو گا۔ کہ اسلام کے متعلق جو کچھ اس تاریخ پر لکھا گیا ہے وہ کہانتک قابل اعتبار ہے۔ مگر باوجود اس کے عالم مورخ اپنے اس مضمون میں لکھتا ہے کہ قرآن شریف کی عبارت (نعوذ باللہ) بالکل بے جوڑ ہے۔ اور اس کا کوئی مطلب نہیں نکل سکتا اور لکھتا ہے۔ "تفاخرانہ" الفاظ اور بہانے والی قسمیں اور وہ کثرت سے آنیوالے بیوقوفانہ فقرات جن کا حقیقتاً کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور نظم خیال کئے جاتے ہیں"۔ آگے چلکر لکھتا ہے۔ "لیکن اگر ہم اپنی رائے دیں (قرآن شریف کے متعلق) تو ہم کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ عربی کی مشہور پرانی کتب میں سے ہمیں کوئی ایسی کتاب معلوم نہیں۔ جو کہ مذاق سلیم اور حقیقت سے ایسی خالی ہو اور ایسی حد سے زیادہ بات کو لمبا کرنیوالی اور تھکا دینے والی ہو۔ جیسے کہ قرآن (ترجمہ انگریزی) (نعوذ باللہ من ذٰلک) جس سے راقم مضمون کی علمیت اور بے تعصبی پر اور بھی روشنی پڑتی ہے بیشک ہم مانتے ہیں کہ وہ قرآن جس میں سے آپ نے مذکورہ بالا عبارت نقل کی ہے ایسا ہی ہو گا۔ لیکن ہم جس قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف سے اترا ہے کہ جس کے مقابلہ میں کسی کی طاقت نہیں ہوئی۔ کہ آجتک ایک آیت بھی پیش کر سکے مگر تعجب تو یہ ہے کہ اس تحقیقات اور اس عربی دانی پر آپ کو اتنے بڑے دعوے کی جرأت کس طرح ہوئی۔

میرے خیال میں کل مسلمانوں کو اخبار ٹائمز کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان غلطی کا ازالہ کرے۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ یہ کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھانیوالی بات ہے۔ خلاف واقعہ بھی ہے"۔

علماء اسلام کی توجہ کے قابل

"علماء اسلام کو اپنے اندرونی جھگڑوں اور ذاتی مناقشوں سے ہی فرصت نہیں۔ جو وہ ان امور کی طرف توجہ کر سکیں جو مختلف صورتوں میں اسلام کے لئے مضر اور اہل اسلام کو نقصان پہونچانیوالے ہیں۔ حال میں ایک مقدمہ کا فیصلہ اخبارات میں شایع ہوا ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت نے عیسائی مذہب قبول کر لیا۔ تو شوہر کے حقوق زایل ہو گئے۔ یہ مقدمہ شروع میں علیگڈھ کے منصف کے اجلاس میں حقوق زن وشوہر کے متعلق پیش ہوا تھا۔ عدالت نے مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا۔ اور آخر ہائی کورٹ تک یہ فیصلہ بحال رہا۔

اس قسم کے مقدمات آئے دن کہیں نہ کہیں ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ میں دینی فتویٰ دینے کا حق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ کام علماء اسلام کا ہے۔ انہیں اسکے نتایج پر غور کرنا چاہیئے۔ جبکہ عیسائی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ تو پھر اگر ایک عورت شرارتاً عیسائی مذہب اختیار کرتی ہے۔ تو وہ رشتہ زوجیت سے کیونکر نکلسکتی ہے؟ یہ سوال ہے کہ جس پر غور کرنا اور صحیح اجتہاد کرنا علماء اسلام کا کام ہے۔ وہ اس کے متعلق اپنی آواز اٹھائیں۔ جسٹر امیر علی بالقابہ نے قانون اسلام میں ایک جملہ یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ اگر کوئی عورت کوئی مذہب اپنی دینی بہتری کے لئے عیسائیت وغیرہ قبول کرے تو شادی کا حق زایل نہیں ہوتا۔

اس قسم کی تحریرات کے باوجود بھی ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کو پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کی نظیر پر خارج کر دیا ہے۔ اگر علمائے اسلام توجہ نہیں کریں گے۔ اور اس کے متعلق وہ صحیح فتویٰ پیش نکریں گے تو یہ نظیر آئندہ سخت نقصان رساں ہے۔ خدا کے لئے اے علمائے اسلام اپنی ذاتی کاوشوں کو چھوڑ دو اور ان باتوں کی فکر کرو۔ جو مسلمانوں کو نقصان پہونچانیکے لئے مختلف طریقوں سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ اس مضمون پر کھول کر لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام ہے علمائے اسلام کا۔ بہتر صورت سردست یہ ہو سکتی ہے کہ ایک استفتا طیار کیا جاوے اور اس پر اسلام کے مختلف فرقوں کے علماء اور مجتہدین کے دستخط ہوں۔ اور اسے ایک میموریل کے ذریعہ گورنمنٹ میں پیش کیا جاوے۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اس سوال کو اپنے اخبارات میں چھیڑیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ کی طبیعت پھر کسیقدر ناساز رہی۔ مگر بایں آپ اپنے کام خدمت دین وتلقین مسلمین میں مصروف رہے۔ درس برابر جاری رہا۔ اور نمازوں میں امامت اور دیگر کام۔ مریضوں کا علاج۔ مہمانوں سے ملاقات۔ وغیرہ جمیع مشاغل اسی طرح پر ادا کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا ناصر ہو (آمین)

۲۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ الاحد کے بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے قدموں میں جگہ پائی۔ حضرت مسیح موعود کے اہلبیت نے صبر۔ اور رضا بالقضا کا پورا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرماوے۔

۳۔ دو یورپین نومسلم عبد السلام رابرٹسن۔ اور عبد اللہ سمتھ ۱۹۔ اگست سے آئے ہوئے ہیں۔ آج مسجد اقصیٰ میں حاجی عبد السلام رابرٹسن کا لیکچر انگریزی میں ہوا۔ خواجہ صاحب نے ترجمہ سنایا۔

۴۔ نواب صاحب قبلہ ۱۹۔ اگست کو مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو (آمین)

انتیسواں پارہ (۲۹)

ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں ۲۹ واں پارہ الحمد للہ شایع ہو گیا۔ چونکہ اس کے طبع کا انتظام لاہور میں کرنا پڑا۔ اس لئے چھپوائی میں نقص رہ گئے۔ تاہم خدا کا شکر ہے کہ وہ طیار ہو کر شایع ہو گیا۔ خریداروں کی خدمت میں جارہا ہے۔

تیسواں (۳۰) پارہ بھی چھپنا شروع ہو گیا ہے اور نصف کے قریب پریس میں جا چکا ہے +

ایڈیٹر

انگلستان میں اسلام

اس عنوان سے ذیل میں ایک انگریز نو مسلم کے ایک مضمون کو شایع کیا جاتا ہے۔ جو اُس نے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے۔ مضمون زیر اشاعت میں۔ انگلستان میں مسلمانوں کی ایک خبار کے اجرا کی تجویز کی ہے اور ایڈیٹر پیسہ اخبار اس ضرورت میں اس کے ساتھ متفق ہے میری دانست میں نہ صرف ایڈیٹر پیسہ اخبار بلکہ تمام سمجھدار مسلمان اس ضرورت کو تسلیم کریں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انگلستان سے جو اخبار جاری کیا جاوے وہ کس قسم کا اخبار ہونا چاہیئے؟ کیا صرف ایسا اخبار جو مسلمانوں کی سیاسی ضرورتوں کی تبلیغ و اشاعت کرے۔ اسلام اور مسلمانوں کے لیئے مفید ہو سکتا ہے؟ میری سمجھ میں اگر انگلستان میں کسی ایسی ہی اخبار کی ضرورت سمجھی گئی۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ ایسا ہی کیا جاوے تو سخت غلطی ہوگی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملکی حقوق کی حفاظت کریں اور وہ حفاظت ایسے رنگ میں ہو کہ دوسروں کو کسی قسم کا بھی گزند پہنچائے بغیر حاصل ہو سکے۔ لیکن اگر مسلمان دنیا کے تمام علوم کے بھی ماہر ہو جائیں اور زمین اپنے خزانے اُگل کر اُن کے پاؤں پر رکھدے لیکن وہ اسلام سے ناواقف اور محض بے خبر اور اسپر بے عمل ہوں تو یہ سب کچھ ہیچ ہے اسلئے مسلمانوں کی دنیوی بہتری کی جسقدر تدابیر بھی کی جاتی ہیں وہ بجائے خود نہایت مبارک اور نہایت ضروری۔ اور دور اندیشی پر مبنی ہیں۔ مگر وہ اسلام سے الگ کر کے قابل تصور نہیں۔

پس اس میں کوئی کلام نہیں کہ انگلستان میں ایک اخبار کے اجرا کی ضرورت ہے۔ اور وہ اخبار بیشک ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی طرف شایع کیا جائے لیکن وہ صرف پولیٹیکل پرچہ نہو بلکہ اس کے ذریعہ اشاعت اسلام کی جاوے۔ اور انگلستان ایسے ملک کے باشندوں کو اسلام کے حقایق سے آگاہ کیا جاوے وہ لوگ مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور عیسائیت جیسے مذہب کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں

ایسی حالت میں اگر اسلام کے محاسن اور خوبیاں ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جاوے اور اسلام کو معقول اور فطرتی مذہب کی حیثیت سے پیش کیا جاوے تو بہت کچھ امید خدا کے فضل سے ہو سکتی ہے

میں ان تمام مسلمانوں کو جو اپنے دل میں وسعت حوصلہ کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اسلامی اور فروعی اختلافات کے تعصب اور چکر میں محدود نہیں ہیں۔ اس امر کیطرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قادیان کے ماہواری

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

کو وہ پڑہیں اور نہ صرف ایک آدھ نمبر پڑھ کر کوئی رائے قایم کریں۔ بلکہ کم از کم ایک سال کے رسالوں کو پڑہیں تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس رسالہ کے ذریعہ اسلام کی کیسی عظیم الشان خدمت کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور اب تک اس رسالہ کے ذریعہ کہانتک کام ہوا ہے ایسا رسالہ اگر ایک وسیع پیمانے پر انگلستان میں شایع کیا جاوے تو وہ مذہبی حیثیت سے نہایت مفید اور موثر ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی موقعہ ہے مگر صرف یہ تعصب اور عداوت کہ قادیان سے نکلتا ہے مسلمانوں کو ہاں ازاد خیال مسلمانوں کو بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرنے دیتی۔ اسلام کا یہ مفید خادم حق رکھتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں وہ مفت تقسیم کیا جاوے اور اس کے بعض مضامین چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر ہر یوروپین کے ہاتھ میں دیئے جائیں مگر یہ باتیں وقت اور صرف زر چاہتی ہیں۔ خدا کرے مسلمان محسوس کریں۔ میں اب ذیل میں اس انگریز نو مسلم کا مضمون چھاپ دیتا ہوں۔ ایڈیٹر

بہت سے مجلسی۔ مذہبی۔ اور حرفتی سوالات غور طلب ہیں۔ مسلمان اب ان بلندیوں پر چڑھ رہے ہیں جو ترقی کے راستہ میں اوپر کی طرف جاتی ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ان کی توجہ کو پلٹوں اور اثنائے سفر میں انہیں روکوں۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ انہیں اس ستہ میں زیادہ زیادہ بڑھتا ہوا دیکھوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ سلسلہ پیش قدمی میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک اور ایک بازو سے دوسرے بازو تک ایک شگاف بھی نظر آئے۔ اس لئے میں برادران حلقہ اسلام سے صرف ایک سوال دریافت کرتا ہوں جس میں بہت سے دوسرے سوالات شامل ہیں اور جو ایسا سوال ہے جس میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں۔ اور جس کا میں جواب چاہتا ہوں۔ وہ سوال اگرچہ مختصر ہے۔ مگر بہت ضروری ہے وہ یہ ہے:

اسلام کی انگلستان میں کیا حالت ہے

کیا برٹش سلطنت کے دیگر حصص کے بہائیوں نے یا دیگر حصص عالم کے مسلمانوں نے اس سوال پر بھی غور کیا ہے اگر کیا ہے تو میں اس معاملے میں ان کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

کچھ عرصہ ہوا کہ انگلستان میں اسلام شاداب اور اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ پھیلتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس وقت کیا حال ہے؟ کیا موسم بہار گذر گیا؟ کیا خزاں کا جھونکا آپہونچا۔ اب سے پہلے کرنا گونجتا تھا مگر اب بے آواز خاموشیوں کی بلا شرکت غیرے حکومت ہے۔ کیا دین کا علم بلند کرنے اور اپنے مذہب کی کتاب کا صحیفہ ہو نکلنے کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا؟ کیا یہ وقت نہیں ہے۔ کہ ہم برطانیہ میں اسلام کی حالت پر غور کر رہے اور وہاں اُسکو مضبوط و مستحکم بنیاد پر قایم کرنیکی کوشش کر رہے ہوتے؟ بہت سے دیگر مذاہب کام کر رہے ہیں۔ ان سب کے انگلستان میں ہیڈ کوارٹر ہیں۔ ان سب کا ایک نظام ہے صرف ہم ہی اپنے راستہ پر لاپرواہی کے ساتھ چلتے معلوم ہوتے ہیں نہ اس لئے کہ ہمارے پاس متحد ہونے اور کسی باقاعدہ تحریک کے جلانے کے لئے کافی آدمی نہیں ہیں بلکہ بظاہر دوسرے سوالات ہمیں زیادہ پریشان رکھتے ہیں۔ یا یہ کہ ہم لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ اس قسم کی ایک باقاعدہ جماعت قایم کرنے میں مجھے بہت ہی کم مشکل نظر آتی ہے۔ یعنی ایک جماعت کے جو اسلام کو انگلستان میں عمدہ بنیاد پر قایم کر دے۔ قایم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی بشرطیکہ درحقیقت مسلمان اس معاملہ میں دل سے کوشش

کریں۔ اور امداد باہمی کے لیئے آمادہ ہوں۔ اگر اس معاملہ کو کما حقہ' طور پر چھیڑا جائے۔ تو اس کے متعلق میں ہر ایک ایسوسی ایشن اور ہر ایک اسلامی اخبار کو تجاویز بتانے کے لیئے تیار ہوں۔ ذرا سنیئے کچھ عرصہ ہوا کہ جب ہندوستان میں وہ عظیم الشان تحریک شروع ہوئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے وہ قانون پاس کیا۔ جس سے باشندگان ہند کو ملک کی قانون سازی میں حصہ مل گیا۔ اس وقت جزائر برطانیہ کے باشندوں کے اکثر حصہ کو مسلمانوں کے مقاصد سے بالکل لاعلمی تھی۔ کیوں؟ محض اسلیئے کہ کوئی مسلم ارگن نہ تھا۔ برطانیہ میں اسوقت انگریزی پرچہ یا اخبار نہیں نکلتا تھا۔ جو ان کی راؤں کو مشتہر کرتا۔ اُنھوں نے اپنی راؤں کے مشتہر کرنیکے بہترین ذریعہ (اخبار) کی جانب سے لاپرواہی کی نتیجہ یہ ہوا کہ برٹش وزراء کے روبرو مسلمانوں کا معاملہ پیش کرنیکے لیئے بہت سا کام کرنا پڑا۔ اور وہ بھی تحریک کے آخری درجوں میں اس کام کو آل انڈیا مسلم لیگ نے انگلستان و ہندوستان میں ہز ہائینس سر آغا خاں اور رائٹ آنریبل سیّد امیر علی وغیرہ کی رہنمایانہ قوت کے ماتحت نہایت قابل تعریف طریقہ سے چلایا۔ یہ لوگ اپنے کام کے لیئے تمام تر اعزاز کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر مسلمان خود اپنا کوئی آرگن (اخبار) رکھتے ہوتے۔ جس کی اس ملک میں اشاعت ہوتی۔ تو وہ ان کی خواہشوں اور انکی مذہبی۔ سیاسی۔ اور مجلسی اصول کی توثیق و تائید کے لیئے وقف ہوتا۔ اور ان کے قابل ترین فرزند اس کی امداد کرتے۔ ایسی حالت میں ان کے معاملہ اور ان کے درجہ کے ساتھ زیادہ اچھی طرح اور زیادہ وسعت کے ساتھ واقفیت ہو جاتی۔ اور آخر مراحل میں شرکائے جنگ کو کم محنت اور کم فکر برداشت اور محسوس کرنی پڑتی اس لیئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ایسا پرچہ اب جاری ہونا چاہیئے؟ کیا اسی قسم کے مقصد کے لیئے اب کسی ایسے پرچہ کی ضرورت ہے جو انگریزی میں چھپتا اور انگلستان میں شایع ہوتا ہو؟ میری رائے تو یہی ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اسلام انگلستان میں مرتب و باقاعدہ صورت اختیار کرے اور قابل اطمینان طریقہ سے ایک سوسائٹی کی شکل میں متحد ہو جائے تو ایسا پرچہ علمی اہمیت رکھیگا حضرات اس بارہ میں آپکا کیا خیال ہے۔ برادران آپ کی کیا رائے ہے۔ دیحیی النصر پارکنن۔

(ڈلیفیڈ اسٹریٹ بالفاسٹ)

حضرت امیر المومنین کے ملفوظات

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا میں خصوصاً عرب میں نبی کریم صلعم کی طفیل کس قدر سلامتیاں پھیلیں۔ تو بے اختیار اُن کے لیئے سلامتی کی دعا کرنیکو ابال اُٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے السّلام علیك ایھا النبیّ ورحمة اللّٰہ وبرکاتہٗ

آٹھ دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حیّ و قیّوم قادر توانا۔ علیم و حکیم خدا سے رشتہ عبودیت جوڑ دیا گیا۔ ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے۔ پتھر کے بت تو اُٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بت بنا لئے تا اُٹھانیمیں سہولیت ہو۔ مگر اتفاقاً ایسا ہوا کہ کھانے کے لیئے آٹا نہ رہا سخت بھوک لگی۔ تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر کھا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ گویا یہ تو ان کے خدا تھے۔ شراب نوشی کا یہ عالم تھا کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہو کر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ قومی اور بزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہو گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئی جزا و سزا کے مسئلے پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی پڑوسیوں کے حقوق بتائے۔ غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قایم کیئے کہ ولھنّ مثل الّذی علیھنّ بالمعروف کی تعلیم دی۔

ان تمام مہربانیوں کا تصور کر کے مومن یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں ارد گرد کا پانی جمع ہو جائے گویا دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لیئے سلامت رہیں۔ اس کے نواب و خلفاء پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا التحیّات للّٰہ والصّلوات والطیّبات کو خلاصہ اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ میں دُہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اس کی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا جو لوگ توجّہ سے قرآن پڑھتے ہیں ان کو بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے۔ شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملایکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے پھر اس سے بڑھکر بارش ہو۔ ھل ینظرون الّا ان یاتیھم اللّٰہ فی ظلل من الغمام والملئکة اور وینزّل علیکم من السّماء ماء لیطھرکم یہ ہیں بتا دیا ہے کہ وہی ابر و باراں مسلمانوں کی فتح اور کفار کے عذاب کا موجب ہوا۔ میدان جنگ میں صحابیوں کو اونگھ آنا۔ کامیابی کی علامت ہے۔ اور بارش کیساتھ ملایکہ کا نزول ہوا۔ جس سے اُن کے قدم بظاہر ریت میں جم گئے۔ باطن میں استقلال حاصل ہو گیا۔

(۲) فرمایا ذالکم فذوقوہ کے ساتھ و انّ للکفرین عذاب النار۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانیوالے نوجوان کو فرمایا کامیابی کا گُر یہ ہے کہ اللّٰہ پر ہر حال میں بھروسہ رکھو۔

(۲) جن کو اللّٰہ نے تمیر حاکم کیا ہے۔ اس کی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو۔

(۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو

(۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔

(۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط بھی لکھتے رہو۔

(۶) فرمایا نماز میں۔ اللّٰھم صلی علی محمدؐ بھی آتا ہے صلّ کے معنے ہیں خاص لخاص رحمتیں ہوں ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف فضیلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

لعنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے بعض تو عوام کو میسر نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے صفا مروہ واستلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں وصلی اللہ علی النبی (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے (۴) صلوٰۃ جنازہ میں (۵) خطبہ عید۔ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں (۶) اذان سن چکنے کے بعد (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جاوے (۸) دعاؤں کے ابتدا و آخر و وسط میں۔ (۹) مسجد میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (۱۰) جب نبی کا ذکر آئے (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں۔ اس وقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کرکے درود بھیجا چاہیئے۔ (۱۳) جب کوئی تفرقہ پڑے اس وقت بھی (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت (۱۵) محتاج انسان حاجت کے وقت (۱۶) وضو سے فارغ ہو کر۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے من صلے علیّ واحدۃ صلے اللہ علیہ عشرًا جب ایکبار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کروگے تو خدا تعالےٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

خدا پر بھروسہ

فرمایا میرے بہت سے بچے فوت ہوئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اُسے دفن کیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے۔ بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے۔

تمدّن میں نقص

فرمایا ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا بھاری نقص ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا۔ بلکہ پوتا بمعہ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسّر نہیں ہوتی۔ اور عزیز و اقربا کا ایک حجاب ہر وقت دلپر رہتا ہے۔ اور اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت بُرا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف سے خدا ہی بچاتا ہے

تجویز ہوئی کہ لاہور سے قادیان کی بجائے شام کی گاڑی میں جائیں۔ اور رات بٹالہ ٹھیریں ایک دوست نے عرض کی۔ رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی فرمایا اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے آرام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

ذریعہ وحدت

ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اُردو زبان میں پڑھی جائے۔ فرمایا کہ پھر پنجابی کہیں گے پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جائے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اُٹھ جائیگا۔

تجارت

حضرت اقدس بمعہ خدام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھاکر انار کلی میں سے واپس تشریف لائے۔ تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبد العزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں۔ صاحبان دوکان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے ہمت استقلال۔ دیانت۔ ہوشیاری۔ عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھا ہے۔ کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے۔ یورپ نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہنوز اس حد تک نوبت نہیں پہنچی فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔

فرقہ ملامتی

صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات بظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد اُن کی یہ ہوتی ہے کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہ ہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ملے۔ کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور ذلت کو اختیار کرے۔

فرمایا میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ یہ بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض وقت سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہمنے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہپور میں رہتا تھا۔ اُس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اس کی دعوت کی تو کہنے لگا کہ رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوا دیجئے۔ اور اپنے پاس بٹھکر کھلائیے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلا میں گرفتار ہوا۔ ایک ڈاکٹر نہیں یاد ہو نام شاہپور میں تھا۔ اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمدؔ کو کہا۔ کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ۔ تب مان لیتے ہیں احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا۔ کہ وہ چیخ اُٹھا اور توبہ کرکے مسلمان ہونے کو تیار تھا۔ مگر احمدؔ جب اس کے سامنے آیا۔ تو اُسے کہا۔ شاید آپ ہماری بات بھول گئے۔ آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی احمدؔ حیران ہوا۔ اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا۔ ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جسپر احمد بہت گھبرایا۔ اور اس کے خیال میں آیا کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھکر ہے۔ اس واسطے اُس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اُسے شراب پلا کر ناک میں نکیل ڈالکر بازار میں نچایا۔ جب اُسے ہوش آیا۔ اور